قبضہ دل تم سے چھڑانا ہے
بقلم عابدہ زی شیریں
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

قبضہ دل تم سے چھڑانا ہے

از

عابدہ زی شیریں

www.novelsclubb.com

عمل جاو جا کر درزن سے میرے کپڑے لے آو_

دادی نے عمل سے کہا.

اوکے دادو کہہ کر گاڑی کی چابی اٹھا کر ایک نظر آہینے میں اپنا سراپا دیکھا کھلے اسٹائل سے کٹے بال،اونچا ٹراوزر،شارٹ شرٹ،لمبے لمبے دونوں ہاتھوں کے ناخن،اونچی ہیل اور آنکھوں پر کالا خوبصورت چشمہ لگاے وہ موبائل کو ہاتھ میں پکڑے بڑا پرس کندھے پر لگائے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کر کے میوزک کا والیم اونچا کر کے چل پڑی_

درزن کا گھر ایک کچے پکے مکانوں کے درمیان ایک کوڑے کے ڈھیر کے پاس کونے والا تھا_

عمل ناک بھوں چڑھاتی ایک خستہ حال ایک لکڑی کے پرانے دروازے کے پاس پہنچ کر دروازہ زور زور سے بجانے لگی _

احسن نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک ماڈرن سی لڑکی کو کھڑا دیکھ کر حیرت سے بولا

جی فرمایئے _

عمل دومنٹ کے لئے کنفیوز سی ہو گئی اور ایک نظر اس ہینڈ سم سے لڑکے کو دیکھ کر حیران رہ گئی جو معمولی پرانے شلوار قمیض میں پاوں میں پلاسٹک کی پرانی گھسی چپل پہنے کھڑا تھا-

عمل سوچنے لگی یہ یقیناً درزن کا بیٹا ہو گا جس کا وہ اکثر ذکر کرتی رہتی ہے-

عمل اسے نظر انداز کرتے ہوئے یہ خالہ شمو کا گھر ہے کیا؟

درزن شمو کے نام سے مشہور تھی _

احسن نے راستہ دیتے ہوئے مہزب انداز میں کہا جی تشریف لا یئے _

عمل اس کے انداز گفتگو سے متاثر ہو کر عینک اتار کر ہاتھ میں پکڑ کر اندر آ گئ_

سامنے درزن کی بیٹی ایک ہاتھ میں روٹی کی چنگیر اور دوسرے میں چائے کا کپ پکڑے اسے دیکھ کر خوشی سے بولی عمل آپی آپ پھر احسن کو پکارتے ہوئے بولی

احسن بھائی ناشتہ کر لیں_

عمل درزن کی بیٹی کو اگنور کرتی سامنے کمرے کی طرف چل پڑی جہاں درزن فرش پر دری بچھا کر مشین رکھے کپڑے سی رہی تھی اسے دیکھ کر چونکتے ہوئے بولی

عمل بی بی آپ؟

عمل درزن کے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ دیکھ کر ناک بھوں چڑھاتے لکڑی کی پرانی سی کرسی پر بیٹھ گئی اور بلاوجہ ادھر ادھر دیکھ کر بولی کپڑے تیار ہیں کیا-

درزن ہچکچاتے ہوئے بولی دراصل میری طبیعت خراب تھی تو ذرا لیٹ ہو گئے بس دس پندرہ منٹ تک تیار ہو جائیں گے آپ اتنے میں کچھ کام باہر کے نپٹا لیں_

عمل بولی میں ادھر ہی انتظار کر لیتی ہوں_

عمل لاشعوری طور پر اس ہیڈ سم انسان کو ڈھونڈنے لگی جس کے مغرور سے انداز نے اسے متاثر کیا تھا جس نے اسے دوبارہ ایک نظر بھی نہ دیکھا تھا اور بہن سے ناشتہ پکڑ کر ساتھ والے ایک چھوٹے کمرے میں لے گیا تھا-

درزن کی بیٹی اسے بولی عمل آپی آپ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں آپ بہت خوبصورت ہیں_

درزن نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا بھائی کو جا کر ناشتہ دو-

وہ بولی اماں دے دیا ہے وہ اب باہر کرسی پر بیٹھ کر موبائل پر گیم کھیل رہے ہیں-

عمل دل میں سوچتے ہوئے گھر میں جوان فارغ بیٹا گیم سے دل بہلا رہا ہے اور محترم کو احساس تک نہیں کہ ماں کتنی محنت کر رہی ہے_

وہ اٹھ کر باہر نکل آئی تو احسن نے ایک نظر اسے دیکھ کر اٹھ کر کمرے میں چلا گیا-

www.novelsclubb.com

عمل کو بہت انسلٹ فیل ہوئی جیسے وہ اسے اگنور کر کے اندر چلا گیا ہو۔

وہ دل میں پیچ وتاب کھانے لگی اس نے سوچا کہ وہ اتنی خوبصورت ہے کہ بچپن سے اپنی تعریفیں سن رہی ہے اور ایک یہ شخص اسے بھاو دے رہا ہے۔

اتنے میں دو عورتیں اندر داخل ہوہیں اور درزن کی بیٹی انہیں دیکھ کر بولی دیکھو ایک جوان لڑکی کو پیار سے سرگوشی کرتے ہوئے بولی عمل آپی ہیں یہ دیکھو کتنی خوبصورت ہیں۔

اس لڑکی نے پر شوق نظروں سے دیکھ کر کہا واقعی اور اس نے جھٹ عمل کو سلام کیا۔

عمل نے ہونٹ ہلا کر جواب دیا اور اپنے بالوں کو درست کر کے ایک ادا سے سر جھٹکنے لگی۔

اتنے میں اس لڑکی نے شوق سے جزباتی انداز میں پوچھا کیا احسن بھائی گھر پر ہیں۔

ہاں ہیں میں ابھی بلاتی ہوں-

درزن کی بیٹی احسن کو ہاتھ پکڑ کر باہر لے آئی اور بولی بھائی یہ آپ کی دیوانی آتے ہی آپ کا پوچھتی ہے-

احسن نے بڑی گرمجوشی سے اسے اور اس کی ماں کو وعلیکم کیا اور پیار سے خوش گپیں لگانے لگا تینوں اس سے ہنس ہنس کر گھل مل کر باتیں کرنے لگیں اور عمل کو اگنور کرتی رہیں-

عمل کو اتنے میں درزن نے پکارا کہ آپ کے کپڑے تیار ہو چکے ہیں آ کر لے لیں_

عمل اندر جا کر کپڑے لے کر باہر نکلی تو باہر گلی کے موڑ پر احسن ایک چھوٹا چائے کا ڈبہ ایک دودھ کا پیکٹ اور ایک بسکٹ کا رول شاپر میں ڈالے پیدل جا رہا تھا اس پر ایک اچٹتی سی نظر ڈال کر قریب سے گزر گیا-

عمل دل میں سوچنے لگی اس کی کیا اوقات ہے جو یہ اتنا غرور سے چل رہا ہے اونہہ کہہ کر گاڑی اڑاتی چل پڑی۔

احسن رات کو کمرے میں لیٹا عمل کے بارے میں ہی سوچنے لگا جو اس کے دل کو چھو گئی تھی۔

عمل گھر پر بیٹھی لیب ٹاپ پر جابز دیکھ رہی تھی اور اتنے میں دادی نے عمل کو پکارا تو وہ لیب ٹاپ بند کر کے ان کے پاس آ گئی۔

دادی نے کہا کہ مجھے باہر لان میں لے چلو۔

عمل بیڈ پر لیٹی سوچ رہی تھی کہ کل نوکری کے انٹرویو کے لیے جانا ہے۔ بڑے بھیا نے خلاف توقع اسے جھٹ اجازت دے دی تھی تب ہی گھر والے خاموش ہو گئے تھے کیونکہ وہ بڑے بھیا کی لاڈلی تھی اور جب وہ کچھ فیصلہ کر لیں تو گھر والے بھی مانتے تھے۔

بڑے بھیا کی بیوی بھی اچھی تھی بہت خاموش طبع تھی وہ اس سے زیادہ بات چیت نہ کرتی تھی بس مسکراتی رہتی تھی اور اس کے معاملے میں وہ اپنے شوہر کو نہیں روکتی ٹوکتی تھی. بچے کی پیدائش پر بڑے بھیا نے اسے دوبئ بلایا تھا اور ڈھیروں شاپنگ کروائی تھی. دادی کی کافی شکل بن گئی تھی اور بڑے بھیا کو ڈانٹا بھی تھا مگر وہ نہ مانے تھے.

عمل سوچتی کاش بڑے بھیا کی جاب دوبئ میں نہ لگتی تو کتنا اچھا ہوتا اگر وہ پاکستان میں ہی رہتے. ان کے ہوتے ہوئے اسے کسی بات کی فکر نہ ہوتی تھی وہ ان کی بچپن سے لاڈلی تھی. وہ بھی ان کی مہربانیوں کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھاتی تھی غیرت دیکھاتی تھی. انہوں نے اس کی پاکٹ منی لگادی تھی مگر دادی اسے اس میں سے بہت کم پیسے دیتی تھی اور اسے وارننگ دیتی تھی کہ بڑے بھیا کو بتایا اور اس نے مجھے کچھ کہا تو تیرے حق میں اچھا نہیں ہوگا.

www.novelsclubb.com

بڑے بھیا جو سب میں بڑے بھیا کے نام سے مشہور تھے. انہوں نے ماں کو بھی اپنے پاس بلا لیا تھا اور چھوٹا بھائی اپنی بیوی کے ساتھ ہنی مون پر ملک سے باہر گیا تھا اور اب دادی بھی بڑے بھیا کے پاس علاج کے لیے جا رہی تھی شام کو اس کی فلاہیٹ تھی.

اب وہ اس محل نما گھر میں اکیلی تھی دادی کے نارواسلوک کے باوجود اسے ان کا بڑا آسرا تھا اب وہ قدرے پریشان تھی. سارے گھر میں کیمرے لگے ہوئے تھے.

عمل بس اسٹاپ پر کھڑی بس کا انتظار کر رہی تھی کہ سامنے احسن کو بیٹھے بس اسٹاپ پر کسی سے فون پر بات کر رہا تھا وہ خاموشی سے ایک طرف کھڑی ہو گئی.

احسن کی نظر اس پر نہ پڑی تھی وہ اپنی باتوں میں مگن تھا اور کہہ رہا تھا کہ یار میرے پاس تو بس کا کرایہ بھی بھی بمشکل ہے شکر ہے تمھارا نمبر یاد آ گیا تو جانتا تو ہے میں بھلکڑ مشہور ہوں مجھ تو اپنے فون کا نمبر بھی یاد نہیں رہتا. جب سے موبائل چوری ہوا ہے میں تو.....

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اچانک اس کی نظر عمل پر پڑی تو فون بند کر کے کھڑا ہو گیا اور عمل کے پاس آ کر سلام کیا اور پوچھا آپ نے کہاں جانا ہے.

عمل نے ایک نظر اس کے حلیے پر ڈالی جو پرانے مگر صاف کپڑے پہنے پاوں میں بوٹ پہنے جو اعلیٰ کوالٹی کے لگ رہے تھے کھڑا اسے دیکھ کر آگے پیچھے لوگوں کو دیکھنے لگا اور زرا دور کھڑا ہو گیا.

عمل نے اس کی کسی بات کا جواب دینا ضروری نہ سمجھا اور غرور سے سوچا یہ اتنا غریب سا انسان میرا آہیڈیل نہیں ہو سکتا. مگر دل بے چین ہو رہا تھا.

بس آئی اور وہ فوراً چڑھ گئی.

جب وہ بس سے اتری تو دیکھا احسن بھی پیچھے آ رہا تھا اسے دل میں غصہ آیا کہ وہ اسکا پیچھا کر رہا ہے. مگر دل یہی چاہ رہا تھا کہ وہ اس کے پیچھے چلتا رہے اس کی موجودگی اسے تحفظ کا احساس دلا رہی تھی. آخر وہ سوچنے لگی کہ وہ اسے کیوں سوچ رہی ہے.

وہ اسے اگنور کرتی چل پڑی.

انٹرویو اس کی توقع کے بر عکس بہت اچھا ہوا تھا انٹرویو لینے والا ینگ تھا اور اس کے پراعتماد رویے سے متاثر ہوا تھا اور اس نے وعدہ بھی کیا تھا کہ یہ اس کی چونکہ پہلی نوکری ہے مگر پھر بھی وہ شکایت کا موقع نہیں دے گی۔ اور محنت سے کام کرے گی آج اسے آنے میں دیر اس لیے ہوئی کہ وہ لوکل بس سے آئی تھی۔

باس نے اس کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت بھی دے دی اور وہ خوش ہو گئی۔ وہ کنٹین آئی تو باس احسن کے ساتھ بیٹھا خوش گپیوں میں مصروف تھا وہ حیران ہوتی ایک جوس لے کر ایک چیر پر بیٹھ کر جوس پینے لگی۔

باس کی نظر اس پر پڑی تو اٹھ کر اس کے قریب آیا اور احسن کو آواز دے کر گاڑی کی چابی پکڑاتے ہوئے بولا مس عمل کو گھر چھوڑ دو۔

www.novelsclubb.com

عمل نے مروت برتا اور بولی سر میں آج چلی جاوں گی مگر وہ نہ مانا۔

وہ جھٹ سے گاڑی میں پیچھے بیٹھ گئی۔ احسن نے شوخی سے کہا بابے داوے میں ڈرائیور نہیں ہوں۔

عمل کچھ نہ بولی اور دل میں خوش ہونے لگی.

احسن جب عین اس کے گھر کے پاس پہنچا تو وہ چونک گئی اور بغیر کچھ بولے اتر گئی.

عمل اکیلی لیٹی رات کو اپنی پچھلی زندگی کے بارے میں سوچ کر اداس ہو رہی تھی.

جب وہ چوکیدار کے والدین کے ساتھ اس خوبصورت اور بڑے سے گھر میں آئی تھی تو اسے تھوڑا تھوڑا یاد آتا ہے کہ گاؤں کے گھر کی نسبت اسے یہ گھر اور لان میں لگے جھولے بہت بھاے تھے. وہ بہت خوش تھی. چوکیدار کے والدین نے اسے گود لیا تھا اس کے والدین فوت ہو چکے تھے تو چوکیدار کے والدین نے ترس کھا کر اسے گود لے لیا تھا اور اب وہ اس گھر میں نوکری کی غرض سے سرونٹ کوارٹر میں رہائش پذیر تھے. چوکیدار کا باپ ادھر ڈرائیور کی نوکری پر معمور تھا.

www.novelsclubb.com

عمل بہت زہین بچی تھی مالکن کے بچے اس سے کھیلتے اور خوش ہوتے. مالکن کی بیٹی پیدا ہوتے ہی فوت ہو چکی تھی جو عمل سے اس کی عمر کے مطابق ایک ماہ چھوٹی تھی. مالکن کے بڑے بیٹے نے ماں کو تجویز پیش کی کہ کیوں نا ہم اسے گود لے کر

اپنی بہن بنالیں. انہوں نے زبردستی اس کے لیے کپڑے، کھلونے خریدے. ان کے باپ کو اسے گود لینے میں اعتراض نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ہم اسے آرام سے پال سکتے ہیں. نیے اور خوبصورت کپڑوں میں انہیں بھی پیاری لگی وہ نکھر آئی تھی. بچوں کو جب ٹیوٹر پڑھانے آتا تو اسے بھی ساتھ بٹھادیا جاتا اور وہ بہت جلدی سیکھ لیتی کہ ٹیچر بھی اس کی زہانت کی تعریف کرتا.

دادی کو ایک نوکر کی اولاد کو اتنی اہمیت دینا پسند نہ آتا. وہ بیٹے کو ڈانٹتی کہ کوئی ضرورت نہیں اسے گود لینے کی بس جو اس پر مہربانیاں کرتے ہو وہی کافی ہیں میں ویسے بھی اسے اپنی خدمت کے لیے اپنے کمرے میں رکھنا چاہتی ہوں. اور اسے زیادہ سر چڑھانے کی ضرورت نہیں ہے. وہ ان کی سگی بہن نہیں ہے.

www.novelsclubb.com

بیٹا ماں کو صفائی دیتے ہوئے سمجھاتا کہ بچے خوش ہو رہے ہیں تو ہمارا کیا جاتا ہے.

جب اسکول داخلے کی عمر ہوئی تو بچوں نے شور مچادیا کہ اسے ہمارے اسکول میں داخل کروادیں اور ہم اس کا وہاں خیال رکھیں گے.

بیوی نے بچوں کے شوق اور اپنی بیٹی کی یاد سے مجبور ہو کر شوہر کو مشورہ دیا کہ ہم اپنی بیٹی کا برتھ سرٹیفکیٹ اس کے نام سے کروا کر اسے اسکول میں داخل کروا دیتے ہیں ثواب کا کام ہے بچی پڑھ کر کسی قابل ہو جائے گی رہا کہ جاہیداد کا دعویٰ نہ کر دے تو بھلا ان غریب لوگوں کی اتنی جرات نہیں ہے کہ ہمارے سامنے دم مار سکیں. اور بچے تو اب ہر وقت اس کے ساتھ کھیلنے میں لگے رہتے ہیں اور موبائل گیم وغیرہ کو بھولے ہوئے ہیں اچھا ہے ورنہ ہر وقت ان چیزوں میں گھسے رہتے تھے اور آنکھوں پر بھی برا اثر پڑتا ہے. مگر آپ بچوں کی دادی کو ابھی کچھ مت بتانا کہنا ستے اسکول میں ڈالا ہے. راستے میں آتا ہے تو اسے ساتھ لے جاتے ہیں.

پہلے تو دادی کو خبر نہ ملی مگر پھر وہ مجبور ہو کر چپ ہو گی کیونکہ وہ بہت زہین بچی تھی اور بہت اچھے نمبروں سے پاس ہوتی تھی. اس کے گھر والوں کو بھی اس کے عوض تنخواہ مقرر کر دی گئی تھی تا کہ وہ بھی خوش رہیں اور اس کو ادھر ٹکنے دیں. وہ بھی بہت خوش تھے. بچی زیادہ وقت ادھر گزارتی. مگر دادی نے اسکا سامان ادھر رکھنے

www.novelsclubb.com

کی اجازت نہ دی تو عمل کو مجبوراً ادھر جانا پڑتا. ادھر چوکیدار کا بیٹا اسے اپنی منگیتر کہتا. اس کے والدین بھی عمل کے کان میں یہ بات ڈالتے رہتے کہ اس کی شادی انکے بیٹے سے ہوگی. وہ بمشکل میٹرک تک پہنچا. پھر اسے اسی گھر میں چوکیدار کی نوکری مل گئی.

عمل جوں جوں بڑی ہوتی گئی وہ سمجھدار ہوتی گئی اسے پتا چل گیا کہ وہ اس گھر کی ملازمہ ہے. شام کو اسے دادی کی ڈیوٹی دینی پڑتی. ان کا پرہیزی کھانا ان کی دوہیاں وقت پر دینا اور خریدنا.

دادی اسے ہر وقت احساس دلاتی رہتی کہ وہ ان کی ملازمہ ہے. وہ اس کی دل شکنی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتی.

www.novelsclubb.com

عمل کے سرپرست اس پر اس کے پالنے کا احسان جتاتے رہتے. چوکیدار کی ماں اس کے پڑھانے کے حق میں نہ تھی وہ جانتی تھی کہ اگر یہ پڑھ لکھ گئی تو اس کے بیٹے

سے شادی نہیں کرے گی وہ میاں کو کوستی کہ میں کہتی رہی کہ اس کو گاوں بہن کے گھر بجھوا دیتی ہوں اس کو بھی کام میں مدد ملے گی مگر آپ نے نہ سنی.

****

عمل گھر آتی تو چوکیدار جو ینگ تھا اس پر طنز کے تیر چلاتا رہتا اور وہ ہمیشہ کی طرح اس کو غصے سے دیکھ کر خاموش ہو جاتی. اس کی ماں اسے کہتی نہ تنگ کیا کرا سے.

عمل کو دادی نے گھر لاک کر کے حکم دے دیا تھا کہ اب وہ سرونٹ کوارٹر میں رہے گی بمشکل اسٹور کی چابی دی جس میں اس کی الماری تھی اور وہیں اس نے ایک کونے میں دری بچھا کر بیڈ لگا لیا تھا اسے چوکیدار سے خوف رہتا تھا جو اسے ہر وقت اپنی منگیتر بتاتا رہتا تھا اور وہ کبھی بے بس ہو کر کھری کھری اسے سنا دیتی مگر وہ ڈھیٹ بن کر کہتا کوئی بات نہیں ایک دن تم نے میرے ہی پنجرے میں قید ہونا ہے.

عمل تقریباً تین سال کی تھی جب وہ گاوں سے اس گھر اپنے انکل آنٹی اور چوکیدار کے ساتھ اس گھر میں آئی تھی. بہت پیاری سی بچی تھی.

www.novelsclubb.com

ملک اقبال صاحب کامیاب بزنس مین تھے. اکلوتی اولاد تھے. ماں کے فرمانبردار تھے. دو بیٹے تھے ایک بیٹی پیدا ہوتے ہی فوت ہو چکی تھی. اچھے رحمدل انسان تھے. غریبوں کے ہمدرد تھے. ملازموں سے اچھا برتاو کرتے تھے. تبھی ترس کھا کر عمل کو ایم بی اے کروادیا تھا ماں کی مخالفت کے باوجود.

مسز اقبال اکڑو ٹائپ تھی ملازموں کو فالتو لفٹ نہیں دیتی تھی اگر مدد بھی کرتی تو فاصلے میں رہتی. کسی کو فری نہ ہونے دیتی. عمل سے بھی کام کی بات کرتی. مگر غریبوں کی مدد کرنے سے نہ روکتی. اس کی خاموشی میں بھی ایک رعب تھا. کسی ملازم کو بلاوجہ نہ ڈانٹتی، نہ ہی زلیل کرتی. اسکا بڑا بیٹا بہت رحمدل تھا. وہ عمل کو کہتا تم بچپن سے ہمارے ساتھ پلی بڑھی ہو اس لیے تم ہمیں اپنی فیملی سمجھو. تمھارے والدین حیات نہیں ہیں تو ان کو ماں باپ پکارو. مجھے بڑے بھیا کہو. چھوٹے کو چھوٹے بھیا. دادی کو دادی پکارو.

www.novelsclubb.com

بڑا پوتا دادی کا بھی چہیتا تھا اس لئے نہ چاہتے ہوئے بھی دادی اس کی بات ماننے پر مجبور تھی. عمل بلاوجہ دادی نہ پکارتی کیونکہ دادی اسے دادی پکارنے پر کئی مرتبہ طنز کا نشانہ بنا کر مزاق اڑا دیتی جب کوئی نہ ہوتا. یونیورسٹی سے آکر اسے سارا وقت دادی کی خدمت اور طنزیہ جملوں کی بوچھاڑ میں گزارنا پڑتا. مگر وہ احساس طبیعت کی مالکن تھی بچپن سے سب کے رویے سہتے سہتے خود بھی اکڑو ہو گئی تھی. کالج، یونیورسٹی میں کبھی کوئی دوست نہ بناتی. دادی کی بھی وارننگ تھی کہ تم وہاں دوستیاں نہ لگاتی پھرنا، نہ ہی کسی کو یہ گھر اپنا بتانا، اپنی اوقات نہ بھولنا. تم یہاں کی فیملی فرد نہیں ہو بلکہ ملازمہ ہو. میرے بچوں کی رحمدلی کا ناجائز فائدہ مت اٹھانا.

عمل اپنی حیثیت سے واقف تھی سوچتی دادی ٹھیک ہی تو کہتی ہے سچائی تو یہی ہے کہ وہ اس گھر کی ملازمہ ہے. یونیورسٹی میں وہ مغرور مشہور تھی اب کسی کو کیا پتا کہ وہ ایسا کیوں کرتی ہے. اسکا دنیا میں کوئی دوست کوئی غمگسار نہ تھا اسے کبھی غصہ بھی

www.novelsclubb.com

آتا کہ کاش وہ بھی اس گھر کی بیٹی ہوتی. اگر قسمت میں ادھر رہنا لکھا تھا تو بیٹی کی حیثیت سے رہتی.

اسے بننے سنورنے کا بہت شوق تھا. مسز ملک بہت فیشن ایبل تھی وہ اسے پارلر ساتھ لے جاتی اور اس کے بھی سارے فیشن کروا دیتی. شروع شروع میں وہ شوق سے اس کے ہیر کٹس کرواتی پھر ضرورت بن گئی اور اس کی دیکھا دیکھی عمل بھی کرنے لگی.

مسز ملک اس کی اسی بات سے خوش ہوتی جب وہ اس کے فیشن ایبل کپڑے لا کر دیتی اور وہ بھی اسے خوش کرنے کے لیے پہن لیتی. مسز ملک بس مسکرا کر ایک نظر دیکھ کر ہلکہ سا کہتی پہن لیا گڈ.

عمل ان کے خوش ہو کر دیکھنے پر خوش ہو جاتی. جتنا وہ فیشن کرتی وہ خوش ہوتیں. انہیں چادر وغیرہ پسند نہ تھی. عمل کو بھی اب اس لباس کی عادت ہو چکی تھی. دادی نے اس کے فیشن پر شروع میں طنز کیا تو بیٹے نے سرزش کی کہ جوان ہے شوق ہے

پورا کرنے دیں. ساتھ میں بہو نے بھی دادی کو ٹوکا کہ وہ اپنی بیٹی کے شوق اس پر پورے کرتی ہے. تب دادی کی دوبارہ جرات نہ ہو سکی. جانتی تھی بہو کو بیٹی کا شدت سے شوق تھا وہ دعائیں کرتی تھی کہ بیٹی پیدا ہو مگر وہ مر گئ جس کی وجہ سے وہ اکثر اسے یاد کرتی. مگر چونکہ عمل ایک ملازمہ تھی تو اس کی وجہ سے وہ اسے بیٹی کا درجہ نہ دے پاتی نہ ہی اسے ماما پکارنے پر روکتی نہ ہی بیٹی پکارتی بلکہ رعب سے سنویا نام لے کر پکارتی.

دادی بھی بھرتی رہتی ایک ملازمہ کی اتنی اوقات نہیں ہے کہ وہ میری شہزادی پوتی کی جگہ لے سکے.

یہ باتیں سنکر مسز اقبال کے دل میں عمل کی حیثیت آجاتی اور وہ اسے ملازمہ ہی سمجھتی. مگر اس کے دینے دلانے پر اپنی فیملی کو نہ روکتی ٹوکتی.

عمل بھی انکی مہربانیوں کا ناجائز فائدہ نہ اٹھاتی کبھی کسی سے کچھ نہ مانگتی. حالانکہ بڑے بھیا اسے سگی بہن کی طرح اہمیت دیتے سب کو اپنی بہن بتاتے. وہ اکثر اسے

کہتے رہتے کہ بلا جھجک کسی چیز کی ضرورت ہو تو مانگ لیا کرو. وہ خود ہی اس کی ضروریات کا خیال رکھتے اور اس کی ضرورت کی چیزیں لاتے رہتے.

عمل کسی چیز کی ضرورت ہوتی بھی تو نہ مانگتی. بڑے بھیا نے اسکا بینک اکاؤنٹ کھلوانا چاہا تو دادی نے قیامت مچا دی کھانا پینا چھوڑ دیا ۔۔۔ شنل بلیک میل کیا کہ کل تم لوگ جاہیداد میں سے بھی اسے حصہ دینے بیٹھ جاوگے. تب گھر والے بے بس ہو گئے. بڑے بھیا کو باپ نے کہا بیٹا جتنے ہو سکے اسے نقد دادی سے چوری دے دیا کرو. تب سے وہ اکثر اسے بلا کر دیتے اور وہ بمشکل لیتی کہ ضرورت نہیں ہیں مگر وہ نہ مانتے.

عمل نے نوٹ کیا کہ دادی اٹھتے بیٹھتے استغفار کرتی رہتی. عمل نے دادی کی غیر موجودگی میں نوکری شروع کر دی تھی. احسن اسے باقاعدگی سے پک اینڈ ڈراپ کرتا تھا اس سے بات چیت کرنے کی کوشش کرتا مگر وہ فاصلے میں رہتی اس کی ہزاروں کوشش کے باوجود وہ اسے اپنے ساتھ فری نہ کر سکا.

www.novelsclubb.com

ایک دن غصے میں احسن نے اسے اپنی آپ بیتی سنا ڈالی کہ وہ امیر والدین کا بیٹا ہے. اس کے ساتھ ایک حادثہ پیش آیا تھا جس کی وجہ سے وہ غربت میں درزن کے گھر رہا. مگر ساری باتیں سنکر بھی اس نے فقط اتنا کہا کہ چاہے تم امیر ہو یا غریب میرا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے. امیر لڑکے شغل میں بھی جوان لڑکیوں کی اس طرح کی ڈیوٹیاں دینا پسند کرتے ہیں.

احسن غصے سے خاموش ہو گیا کوئی صفائی پیش نہ کی. تھوڑی دیر کے بعد اتنا بولا کہ وہ اسے پسند کرتا ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہے جب تم راضی ہوئی تو ایک کارڈ زبردستی اسکو پکڑاتے ہوئے بولا بتا دینا اس نمبر پر اس وقت میں تمھارے گھر رشتہ بھیجوں گا. ویسے بھی میں نے گھر والوں سے بات کر لی ہے اور انہیں تمھارے بارے میں سب بتا دیا ہے کہ کہاں رہتی ہو کس کی بیٹی ہو. وہ کافی خوش تھے بس تمھاری ہاں کی دیر ہے.

www.novelsclubb.com

عمل نے بے اختیار کارڈ پکڑ لیا اور دکھ سے اسے دیکھا اسے یہ سنکر خوشی نہ ملی کہ وہ امیر ہے. کیونکہ وہ بھی اسے پسند کرتی تھی اور اب اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ وہ اسے قبول کرلے گی اور اس کے ساتھ درزن کے گھر گزارا کرلے گی. ایک وہی تو اسے اپنا لگتا تھا اس کے ساتھ اسے تحفظ کا احساس ہوتا تھا. وہ کبھی بھی اس کے ساتھ آتے جاتے کوئی ناجائز فائدہ نہیں اٹھانے کی کوشش کرتا تھا صرف اس کی کئیر کرتا تھا گرمی میں اس کے اور اپنے لیے جوس لیتا اور زبردستی پکڑاتا تھا.

احسن کے والدین امریکہ سے پاکستان سیٹل ہونا چاہتے تھے. احسن سے بڑا ایک بھائی اور ایک بہن تھی. دونوں شادی شدہ تھے. بڑے بھائی کی اولاد نہ تھی. اس کی بیوی ڈاکٹر تھی اور بانجھ تھی اس نے شوہر کو اجازت دے دی تھی کہ وہ اولاد کے لیے دوسری شادی کرلے. وہ لوگ پاکستان سیٹل ہو کر دونوں بیٹوں کی شادیاں کرنا چاہتے تھے. احسن کے تایا پاکستان میں رہتے تھے اور انکا ایک ہی بیٹا تھا جو ایک بیٹے کا باپ تھا یہاں پر وہ کامیاب بزنس چلاتے تھے. باپ بیٹا دونوں آفس آتے.

www.novelsclubb.com

اسی نے عمل کو ٹیلنٹ کی بنیاد پر نوکری دی تھی اور بعد میں احسن نے بتایا تھا کہ وہ اسے پسند کرتا ہے اور شادی کرنا چاہتا ہے. وہ بھی اس کی پسند کو سراہنے لگا اور احسن کے کہنے پر اسے خود چھوڑنے اور لے جانے لگا تھا.

احسن پڑھائی سے فری ہو چکا تھا اور پاکستان پہلے جا کر پاکستان کے شہر مری کو انجوائے کرنا چاہتا تھا. وہ لوگ پاکستان جب بھی آتے مری کی سیر کو ضرور جاتے. اس نے گھر والوں کو کہا کہ تایا کی فیملی کو نہ بتایا جائے میں جا کر سرپرائز دوں گا. اور اسے کالیں کر کے ڈسٹرب نہ کیا جائے.

احسن ہوٹل پہنچا تو درزن کا بیٹا ملا اس نے اسے کمرہ لینے میں گاہیڈ کیا کیونکہ وہ خود اس ہوٹل میں ملازم تھا. چند دن میں وہ درزن کے بیٹے سے خوش ہو گیا اور اس کو بھاری ٹپ دی جو اس نے بمشکل لی کہ سر آپ ادھر پردیسی ہیں اور پیسے کے بغیر ادھر گزارہ نہیں.

www.novelsclubb.com

احسن اس درزن کے بیٹے کی غیرت مندی سے بہت متاثر ہوا کہ اس نے اس کی بے تکلفی سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ اس کا بھلا سوچتا تھا. فارغ اوقات میں اس کے ساتھ بھی سیر کو جاتا تھا اور کئی بار اس نے بھی کھانے کی اشیاء وغیرہ خریدی. احسن نے پیسے دینے چاہے مگر وہ نہ لیتا تو احسن سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ غریب لوگوں کے دل بھی اپنی جیب سے بڑے ہوتے ہیں.

احسن صبح صبح واک پر نکلا بٹوا اور موبائل جیب میں ڈالا ایک جگہ قدرے ویران تھی ایک شخص چادر لپیٹے تیزی سے آیا اور چاقو دیکھا کر جلدی سے بٹوا اور موبائل چھین کر لے گیا احسن اس اچانک حملے سے بوکھلا گیا اور اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا. تھوڑا پیچھے گیا مگر وہ غائب ہو چکا تھا. احسن مایوس ہوٹل چل پڑا. بہت پریشان تھا اس نے درزن کے بیٹے کو سب احوال بتایا.

درزن کا بیٹا بہت پریشان ہوا. اس نے کہا کہ بغیر پیسوں کے ہوٹل والے تو ادھر ایک گھنٹہ بھی نہیں رہنے دیں گے. اس نے تجویز پیش کی کہ آپ کسی کو فون کر

www.novelsclubb.com

لیں میرے موبائل پر سے اور پیسے منگوالیں. یا پھر راولپنڈی میں میرا گھر ہے.

میرے والدین اور ایک چھوٹی بہن ہے. میں فون کر دوں گا ایڈریس سمجھا دوں گا

جانے کا خرچہ دے دوں گا آپ ادھر چلے جائیں.

درزن کو بیٹے نے سب تفصیل بتادی کہ آس پڑوس سے کہنا ہمارا رشتہ دار ہے.

نوکری کے سلسلے میں اس شہر آیا ہے.

احسن جب بس اڈے پر اترا تو ایک رکشے والے کے پاس ایڈریس پوچھنے اور چلنے کو

کہا وہ بولا ٹھیک ہے صاحب جی اتنے پیسے لگیں گے کیونکہ جگہ زرا دور ہے.

احسن سن کر حیران ہوا کہ اتنے کم پیسے. مگر اس کی جیب میں اتنے ہی تھے بس بقایا

تھوڑے بچتے تھے اس لئے چلنے پر رضامند ہو گیا جوں ہی زرا فاصلے پر بیگ رکھا تھا

اٹھانے لگا بیگ غائب. بہت پریشان ہوا. رکشے والا بھی افسوس کرنے لگا اور تسلی

دیتے ہوئے بولا صاحب چلو جی میں آپ کو پیسے کم کر دیتا ہوں.

www.novelsclubb.com

احسن اس کی رحمدلی پر دل میں افسوس کرنے لگا کہ غریبوں کے دل کتنے بڑے ہوتے ہیں. جو خود پرانہ رکشہ گھسے پرانے کپڑوں میں ملبوس ہے. اور اس کی مدد کرنا چاہ رہا ہے.

احسن سارے رستے اس کی باتوں سے محفوظ ہوتا رہا اسے اچھا لگ رہا تھا. مغرب ہونے والی تھی. اس نے ایک جگہ جھٹکے سے رکشہ روکا اور اتر کر اس سے معزرت کرتے ہوئے رکشہ ٹھیک کرنے لگا تھوڑی دیر بعد رکشہ پھر چلنے کے قابل ہو گیا.

اس طرح ایک ایسی جگہ پوچھتے پوچھتے مطلوبہ جگہ آ گئی.

پرانا سا محلہ تھا کچھ کچے کچھ پکے گھر تھے. گلی کے نکڑ پر ایک دوکان کریانے کی تھی.

گھر کے باہر ایک بزرگ دبلے پتلے سے پاوں میں ہوائی چپل پہنے پرانا مگر دھلا سوٹ پہنے اس کے انتظار میں کافی دیر سے کھڑے ہوئے تھے. اس کو پہچان کر بڑے تپاک سے ملے. رکشے والے نے پیسے کم لینے چاہے تو احسن نے منع کر دیا. وہ واپس چل پڑا اور احسن کو بزرگ نے سامان کا پوچھا تو سنکر کافی افسوس کرنے لگے.

احسن نے دیکھا درزن اسکا شوہر اور اس کی بہن جو بہت دبلی پتلی سانولی سی مگر جو شیلی اور شوخ سی معصوم سی ٹین ایج لڑکی تھی. درزن نے کہا بھائی کو سلام کرو.

وہ خوشی سے مسکراتی ہوئی جوش سے سلام کرنے کے بعد بولی احسن بھائی ہم بہت شدت سے آپ کا انتظار کر رہے تھے پاپا تو دو گھنٹے سے باہر تھے کبھی گلی کا چکر لگاتے کبھی روڈ پر جا کر دیکھتے کہ آپ راستہ نہ بھول جاہیں آپ کے پاس فون بھی نہیں تھا بڑا افسوس ہوا آپ کی چوری کا سنکر. سب افسوس کرنے لگے.

درزن نے کہا بھائی کو بھوک لگی ہو گی جلدی سے روٹی پکا لے.

درزن کا شوہر بولا بیٹا تم جا کر نہا کر فریش ہو جاو ہم نے بیٹے کے کپڑے غسلخانے میں لٹکا دیے ہیں.

www.novelsclubb.com

احسن ان کے خلوص سے بہت متاثر ہو رہا تھا. درزن کا شوہر اس سے بڑی سلجھی گپ شپ لگاتا تو وہ ان کے طواطوار دیکھ کر حیران رہ جاتا.

اس نے ان کے بیٹے کے کپڑے پہن کر اور گھسے پلاسٹک کے جوتے پہن کر سوچتا غریب لوگوں کے کتنے مسائل ہوتے ہیں. وہ تو دو وقت کی روٹی بمشکل پوری کر پاتے ہیں. وہ تو پورے ماہ کا سودا سلف بھی اکھٹا نہیں لے سکتے ہیں. روز یا دو تین دن حد ہفتے تک کا سودا آتا ہے اور ان کے سادہ کھانوں میں وہ لزت اسے ملتی کہ وہ حیران رہ جاتا کہ مہنگے ترین کھانے اب سوچ کر اسے بدزاہقہ لگنے لگے اسکا دل ادھر خوب لگ گیا پھر عمل کو دیکھا جس کے بارے میں وہ روز درزن کی بیٹی سے سنتا تھا کہ عمل آپی بہت اچھی ہیں انہوں نے اس کا ایف اے کا داخلہ بھیجا تھا اور پیپرز کی تیاری بھی کروائی تھی. اب وہ مجھے کہتی ہیں کہ بی اے کا بھی داخلہ بھجوانے کا بندوبست کروں گی. ماما ان سے لے نہیں رہی تھیں مگر اس شرط پر لیے کہ آپ اپنے کپڑے سلوا کر کٹواتی رہیں. اب وہ صرف اپنے کپڑوں کے کٹواتی ہیں باقی گھر والوں کے زبردستی دیتی ہیں کہ آپ لوگ مشکل میں نہ پڑیں.

www.novelsclubb.com

احسن تعریفیں سن سن کر دل میں اس کی اس خوبی کا مداح ہو گیا تھا جب ملا تو اسکا مغرورانہ انداز دیکھ کر چونک گیا مگر اب جاب کرنے کے دوران بھی اسکا کزن اس کے کردار کی تعریف کرتا ہے اور اسکے محنت سے کام کرنے سے کافی متاثر تھا کہتا تھا تمھارا انتخاب بہترین ہے. اس نے گھر والوں کو بھی عمل کے رشتے کے لیے کنوینس کر دیا تھا کہ اسکا باپ ایک بڑا بزنس مین ہے. ہمارے ہم پلہ ہیں وغیرہ وغیرہ.

احسن اس کی راہ ہموار کرنے سے کافی خوش تھا بظاہر کوئی رکاوٹ نظر نہیں آتی تھی.

احسن کا مسئلہ یہ تھا کہ وہ بہت بھلکڑ سا تھا نہ اسے راستے یاد رہتے نہ ہی فون نمبرز. اسے تو اپنا نمبر بھی یاد نہ تھا اب انجان شہر میں انجان لوگوں میں اسے درزن کی فیملی کا بہت آسرا تھا اسکا ان لوگوں میں بہت دل لگ گیا تھا وہ چاہ کر بھی ان کی ہیلپ نہیں کر سکتا تھا. اب وہ زہن پر روز زور دیکر کسی فیملی ممبر کا نمبر یاد کرنے کی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کوشش کرتا تاکہ وہ اس دلدل سے نکل سکے. وہ ڈر کر کہیں جاتا بھی نہ تھا کہ راستہ نہ بھول جائے اس کی جیب بھی خالی تھی.

آخر کار اسے کزن کا نمبر یاد آگیا. درزن کے شوہر سے فون لے کر فون کیا تو وہ پک نہیں کرتا تھا کافی کالز اور میسج کے بعد اس نے کال پک کی تو حیران رہ گیا کہ وہ کتنی مشکل میں پڑا ہوا ہے وہ ایک ضروری کام میں مصروف تھا اس دن اس نے جاب کے لئے انٹرویو لینے تھے اسی دن عمل بھی اسے بس اسٹاپ پر مل گئی.

احسن نے درزن کو نقد پانچ لاکھ زبردستی دیا کہ آپ اپنے گھر کو درست کروالیں. انکا بیٹا گھر واپس آگیا اور ٹیکسی خرید لی اور ٹیکسی چلانے لگا. باپ کو رکشہ لے دیا. اور وہ بھی چند گھنٹے نزدیک ہی سواریاں لے جاتا اور لے آتا.

www.novelsclubb.com

اب ان کے گھر کے حالات میں بہتری آنے لگی تھی کیونکہ درزن نے گھر میں گراسری اور جیولری اور پرس بچوں کے کھلونے بچوں کے کپڑے وغیرہ رکھ لیے تھے. اچھی آمدنی ہونے لگی تھی تو درزن نے سلائی چھوڑ دی تھی اب وہ بوڑھی ہو

رہی تھی. جلد ہی انہوں نے مارکیٹ میں دوکان لے لی اور باپ، ماں اور بیٹی اسے چلانے لگے جبکہ رکشہ صرف اسکول کے چند بچوں کو لے جانے کے لیے باپ چلاتا. باقی وقت وہ دوکان کو دیتا.

احسن کے والدین احسن کے تایا کے سامنے گھر خرید کر شفٹ ہو گئے تھے اور احسن کو اپنے باپ کے بزنس کو سنبھالنے کے لیے ان کے ساتھ شامل ہونا پڑا.

احسن، اسکا بڑا بھائی اور احسن تینوں نیے بزنس کو چلانے میں مصروف ہو گئے.

احسن کے کزن نے عمل سے کہا کہ احسن مصروف ہو گیا ہے اور تم چاہو تو اس کے آفس کو جوائن کر سکتی ہو جو نزدیک ہی تھا مگر عمل نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر آپ مجھے سکوٹی لے دیں اور قسطیں تنخواہ سے کاٹتے رہیں تو بہتر ہو گا.

www.novelsclubb.com

احسن کے کزن نے کہا گڈ میں آپ کو سکوٹی لے دوں گا.

عمل کا مسئلہ بھی حل ہو گیا اور وہ خوش ہو گئی.

احسن کے گھر والے اچانک آفس آکر عمل کو پسند کر گئے. عمل نے ان کی طرف دھیان نہ دیا بلکہ اپنے کام میں مگن رہی. وہ لوگ بھی جلدی میں تھے.

احسن اسے روز میسج کرتا حال احوال پوچھتا. اس کو بتاتا کہ گھر والوں کو تم بہت پسند آئی ہو. زرا بزنس سیٹ ہو جائے تو وہ اس سلسلے کو آگے بڑھائے گا اور رشتہ بھیجے گا. میں جانتا ہوں تم مجھے میسج کا جواب نہیں دو گی مگر کبھی کوئی مشکل پیش آئی تو مجھے ضرور یاد کر لینا.

دادی نے پوتے کو اموشنل کر کے پاکستان سیٹل ہونے پر منا لیا.

سب پاکستان آچکے تھے. عمل بڑے بھیا کے آنے سے بہت خوش تھی. مگر وہ اب اس پر کم توجہ دیتے تھے.

www.novelsclubb.com

عمل ان کے بدلتے رویے پر پریشان رہنے لگی. وہ اسٹور میں سوتی دادی اسے اپنے کمرے میں نہ سونے دیتی. گھر والے بھی کھنچے کھنچے سے تھے. کوئی فالتو بات نہ کرتا تھا دادی نے اپنے کاموں کے لئے ملازمہ رکھ لی تھی چوکیدار کی ماں. جواب ان کے

پاس سوتی تھی آجکل وہ کسی فوتگی پر چند دن کے لئے شوہر کے ساتھ گاوں گئی ہوئی تھی اور اسکا بیٹا ادھر ہی تھا جو طنز کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا.

عمل خاموشی سے سب کے بدلتے رویے دیکھ رہی تھی مگر کسی سے پوچھ نہ سکتی تھی. دادی بس اسے فاتحانہ نظروں سے دیکھتی تھی اور مسکراتی تھی بولتی کچھ نہ تھی.

احسن نے عمل سے کہا کہ وہ اس کے گھر چند دن تک رشتہ بھیجے گا.

عمل میسج پڑھ کر بہت پریشان ہوئی. اس نے صرف اتنا لکھا میں ان کی ملازمہ ہوں.

احسن کے گھر سے رشتہ آگیا گھر والوں نے ان کی آو بھگت کی آپس میں ان کی دوستی بڑھ گئی اور بزنس ڈیل بھی ہو گئی. جب گھر والوں نے بتایا کہ عمل ہماری ملازمہ ہے تو وہ بہت پریشان ہوے کہ اس لڑکی نے احسن کو بھنک نہ پڑنے دی کہ وہ اس گھر کی ملازمہ ہے مکار لڑکی تو بہ ہے. آپ لوگوں اسے فوراً گھر سے نکالیں یہ خطرناک بھی ہو سکتی ہے.

گھر والوں نے کہا اس کے سرپرست گاؤں سے واپس آجائیں تو پھر ان سے کہتے ہیں کہ یا تو اسے گاؤں بھجوادو یا اس کی شادی کروادو۔

****

عمل نے سوچا آخر ایسی کیا بات ہوگئی ہے کہ سب نے منہ موڑ لیا ہے۔ خاص طور پر بڑے بھیا نے۔ وہ تو خوش ہو رہی تھی کہ ان سے اب بہنوں کی طرح فرمائشیں کیا کرے گی کیونکہ وہ ہر وقت گلہ کرتے رہتے ہیں کہ تم ہمیں بھائی نہیں سمجھتی تبھی کچھ بھی بہنوں کی طرح فرمائش نہیں کرتی ہو۔ لیکن وہ تو اب بچوں کو بھی جب وہ لاڈ کرنے لگتی ہے تو بیوی کو بلا کر کہتے ہیں کہ ان کو سلادو۔ اس نے بھی صبر کر لیا اور بس اپنی نوکری پر فوکس رکھتی۔ وہ تو خوش فہمی میں پڑ گئی تھی کہ بڑے بھیا اس سے لڑیں گے کہ تم نے نوکری کیوں کی۔ مگر وہ تو اس سے لاتعلق سے تھے اس کے لئے کوئی گفٹس بھی نہیں لائے تھے۔ باقی سب کے لئے لائے۔ ملازموں کو بھی دیے۔

www.novelsclubb.com

سوائے اس کے۔ چوکیدار اپنے گفٹس دیکھا کر اسے جتلاتا تھا۔ کہ تم ان کی لاڈلی بہن مگر شاید انہیں عقل آگئی ہے کہ ملازموں اور مالکوں میں بہت فرق ہوتا ہے۔

عمل خاموشی سے سب دیکھ کر سہہ رہی تھی وجہ بھی نہ پوچھ سکتی تھی کیونکہ اب سب فاصلے میں ہوگئے تھے اس کی جرات ہی نہ تھی۔ وہ حیران تھی کہ احسن کو بتایا بھی تھا پھر بھی اس نے رشتہ بھیج دیا اور اب خود ہی میسج بند کر کے بیٹھ گیا ہے۔

حقیقت جان کر اب اسے بھی عقل آچکی ہے۔ وہ شکر کرتی تھی کہ اس نے جاب کر لی تھی اس کے باس کا رویہ بھی اب اس کے ساتھ فاصلے والا ہوچکا تھا پہلے وہ اس سے خوش دلی سے بات کرتے تھے مگر اب وہ اس سے سپاٹ لہجے میں بات کرتے۔

احسن کے والد آفس آئے اور لیپ ٹاپ پر کچھ کرنے لگے۔ بولے بیٹا اپنے آفس کے کسی ایکسپرٹ کو بلاو یہ سمجھ نہیں آرہا۔ آفس میں بھی کوئی اسے کر نہیں پایا نہ سمجھ پایا۔ یہ میری لاہف کا بہت بڑا اور اہم پروجیکٹ ہے۔ جو اسے سمجھ لے گا وہی اسے میرے ساتھ مکمل کروائے گا اور میں اسے آفس کا بگ باس بنادوں گا۔ اتفاق سے

www.novelsclubb.com

عمل کسی کام سے اندر آئی تو اس کے باس نے کہا عمل کیا آپ اس کام کو کر سکتی ہیں کافی اہم ہے.

عمل نے جواب دیا سر میں کوشش کرتی ہوں شاید ہو جائے وعدہ نہیں کرتی کہ کر سکوں گی.

انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے آپ اسے سارے کام چھوڑ کر پہلے دیکھیں.

اوکے سر. کہہ کر دیکھنے لگی پھر اسے کرتے وقت سوالات بھی کرنے لگی تو احسن کا باپ اسے ڈیٹیل بتانے اور سمجھانے لگا وہ اپنے کام انہماک ہو کر کرنے لگی اسے اندازہ بھی نہ ہوا کب احسن آیا اور سامنے بیٹھ گیا. کافی دیر گزر گئی. سر نے اسے جوس پکڑایا اس نے چند گھونٹ پی کر رکھ کر پھر کام میں مگن ہو گئی. جب کافی دیر کے بعد اسے مکمل کیا تو سانس لینے کو رکی. تو احسن پر نظر پڑی تو چونک گئی پھر لاپروائی سے اٹھ کر بولی سر ہو گیا ہے دیکھ لیں. اور اٹھنے لگی تو وہ بے انتہا خوش ہوتے ہوئے بولے ویری گڈ بیٹا آپ نے تو کمال کر دیا. سچ میں آپ میں ٹیلنٹ کوٹ

www.novelsclubb.com

کوٹ کر بھرا ہے. آپ ہیرا ہو. اب آپ میرے آفس میں میرے ساتھ کام کرو گی اور میں آپ کو ایم ڈی بناوں گا.

عمل شکریہ ادا کرتے ہوئے بولی سوری سر میں ادھر اسی جگہ ٹھیک اور خوش ہوں اگر آپ کو میری ہیلپ کی ضرورت ہو گی تو وہ میں کر دوں گی.

اسکا باس بولا مس عمل یہ میرے چچا محترم ہیں آپ کو میں حکم دیتا ہوں ان کی بات ماننے کو. آپ کی جگہ ادھر کوئی بھی کام کر لے گا مگر اس وقت ان کو آپ کی ضرورت ہے کل سے آپ ان کا آفس جواہن کریں گی.

عمل جی سر کہہ کر خاموشی سے باہر نکل گئ.

احسن کے باپ نے خوشی سے احسن کے کندھے پر ایک تھپڑ مارتے ہوئے کہا پہلی مرتبہ اس بھلکڑ نے کوئی کام اچھا کیا ہے اس ہیرے سے متعارف کروا کر. اب سچ میں یہ ہمارے گھر کی بہو بننے کے لاہق ہے. میں اسے اب بہو بنا کر لاوں گا تا کہ اس بھلکڑ کی عقل بھی شاید بڑھ جائے.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عمل کو ایک خوبصورت آفس دے دیا گیا اور بڑی گاڑی استعمال کے لیے جو ہر وقت اس کے پاس رہتی تھی. بہت عزت مل رہی تھی وہ کام بھی جانفشانی سے کرتی تھی.

گھر مٹھائی لا کر ملازموں سے کہا سب میں بانٹ دو اگر گھر کے مالک بھی کھانا چاہتے ہیں تو ان کو بھی دے دو. بتا دینا میں ایم ڈی بن گئی ہوں.

عمل اسٹور میں آکر رونے لگی کوئی بھی تو اسکا اپنا نہ تھا اس دنیا میں.

اس نے چوکیدار کے والدین سے پوچھا میرے والدین کون تھے مجھے ان کا سارا احوال بتاو. بچپن سے ان لوگوں سے سنتی آئی تھی کہ وہ وفات پا چکے ہیں اب وہ انکا نام ونشان پانا چاہتی تھی پہلے تو وہ دادی کے انڈر تھی. وہ سوائے پڑھائی کے کہیں آنے جانے نہ دیتی تھی. اب وہ ہے تو آزاد تھی. احسن کے والد نے اسے فلیٹ میں رہنے کی آفر کی تھی. کرایہ کمپنی ادا کرے گی مگر عمل کو اس گھر سے دلی لگاو تھا وہ اس گھر کے اسٹور میں بھی مطمئن تھی.

چوکیدار کی والدہ نے رکھائی سے کہا کہ تم ہمیں کوڑے کے ڈھیر پر سے ملی تھی ہم نے سوچا تمھیں رشتے دار بتا کر پالتے ہیں بعد میں جوان کر کے اپنے ساتھ کام پر لگا کر فاہدہ ملے گا مگر تم تو پڑھ لکھ گئی ہو ہمیں کیا فائدہ دو گی. تین سال تمھیں گاوں میں پالا خرچہ کیا وہ ہمیں دو اور جدھر مرضی ہے جاو.

عمل نے غصے سے کہا کتنا خرچہ ہوا تھا اگر فالتو ایک پیسہ بھی بتایا تو اچھا نہ ہو گا اس سے اچھا تھا پولیس میں دے دیتے شاید وہ میرے والدین کو ڈھونڈ لیتی. ضروری نہیں کہ حرام کی ہوں دشمنی بھی ہو سکتی ہے.

چوکیدار کی ماں بولی ایک لاکھ دے اور جان چھوڑ.

عمل نے کہا اسٹام پر لکھ کر دو کہ وصول پائے تب دوں گی اس گھر کے دو گواہ بھی لاو. میں دو لاکھ دے دوں گی.

اتفاق سے بڑے بھیا کی بیوی سن رہی تھی اس نے جا کر بڑے بھیا کو ساری بات بتائی تو انہوں نے کہا ہمیں عمل کی مدد کرنی چاہیے۔ اسٹام پیپر پر خود ان کے سائن کروا کر ان کی جان چھڑوا دیتے ہیں تاکہ وہ بعد میں اسے تنگ نہ کر سکیں۔

اسی وقت انہوں نے ان لوگوں سے اسٹام پیپر پر انگوٹھے لگوا کر سائن کروائے اور عمل خاموشی سے سب دیکھتی رہی جب بڑے بھیا نے اپنے پاس سے دو لاکھ دینا چاہے تو عمل نے سختی سے انکار کر دیا اور انہیں دو لاکھ دے دیے۔ اتنے میں ملازمہ نے چوکیدار اور اس کی بیوی کو کمرے میں بلایا۔

عمل خاموشی سے بڑے بھیا کو اگنور کرتی آنکھوں میں آنسو بھر کر چل پڑی۔

دادی نے چوکیدار کی بیوی سے پوچھا میری کزن کی بیٹی جو سانپ کے ڈسنے سے فوت ہوئی ہے۔ کیا یہ سچ ہے اور تم لوگ بھی اسی گاؤں کے ہو تم لوگوں نے اس کا منہ دیکھا تھا کیا۔

چوکیدار کی بیوی رونے لگی میاں نے گھورا تو بولی، اس کا بہت افسوس ہوا اس کی رہائش اگر شہر میں ہوتی تو شاید بر وقت امداد سے وہ بچ جاتی.

دادی نے پہلو بدلا اور بولی اچھا جاو تم لوگ.

دادی فون پر اپنی کزن کی بیٹی کو بلانے لگی کہ کل آکر مجھ سے ملو.

اگلے دن عمل آفس سے واپس آئی تو اسے خبر ملی کہ دادی کو اولڈ ہاوس چھوڑ آئے ہیں.

عمل بہت پریشان ہو گئی. دادی کا فون ملایا تو دادی بولی عمل تم کل مجھ سے ملنے آنا ضرور میں یہاں پر نہیں رہ سکتی مجھے ادھر سے لے جانا.

www.novelsclubb.com

عمل نے کہا وجہ کیا تھی تو وہ بولی کل بتاوں گی.

عمل کو ملازموں سے جو وجہ پتا چلی سب آپس میں چہ مگوئیاں کر رہے تھے.

عمل ساری رات سو نہ سکی سب گھر والے دادی سے سخت خفا تھے.

عمل آفس سے چھٹی کر کے سیدھی اولڈ ہوم گئی تو دادی نے روتے ہوئے بتایا کہ وہ دو بہنیں تھیں. بڑی بہن کے شوہر نے میری شادی کے کچھ عرصے کے بعد ہی ہمارے والدین کے گھر سے حصہ مانگ لیا اور والدین کو بھی سر سری سا ساتھ رکھنے کا کہا. میں نے شوہر سے کہا کہ میرے والدین اب کدھر جائیں گے تو وہ بولا ایک ماں کو رکھ لو ایک باپ کو. مگر وہ اکھٹے رہنا چاہتے تھے میں نے لڑ جھگڑ کر والدین کو ساتھ رکھ لیا اور جب وہ اس دنیا سے کوچ کر گئے تو تب میرے شوہر کا رویہ اچھا ہوا جب ان کی جاہیداد جو گاوں میں بھی کافی تھی ملی تو وہ خوشحال ہو گئے. تب سے جب میرا بیٹا پیدا ہوا تو میں نے رب سے دعا کی کہ بیٹی نہ ہو. جب بیٹے کی شادی کی تو تب تو اور زیادہ دعائیں کرنے لگی کہ پوتے ہوں پوتی نہ ہو. کیونکہ میرے لاڈلے پوتوں کی جاہیداد پوتی کے شوہر کو چلی جائے گی.

میرے شوہر کا رنگ سانولا تھا اور میں دعائیں کرتی تھی کہ میری نسل گوری چٹی پیدا ہو. میرا بیٹا گورا پیدا ہوا میں بہت خوش تھی بہو بھی گوری چن کر لائی. پھر

www.novelsclubb.com

دعائیں کرتی تھی کہ پوتی پیدا نہ ہو. جب دونوں پوتے پیدا ہوئے میں بہت خوش تھی جب بہو کا تیسرا بچہ ہونے والا تھا تو میں کچھ ڈری ہوئی تھی کہ پوتی نہ ہو جائے اس کی وجہ یہ تھی کہ بہو کو پوتی پسند تھی کہ بیٹی پیدا ہو. میں نے اس کی ڈاکٹر کو لالچ دے کر کہا کہ اگر پوتی متوقع ہے تو مجھے بتانا مگر وہ لالچ میں نہ آئی. میرے ارادے اسے ٹھیک نہ لگے.

جب پوتی پیدا ہوئی تو ڈاکٹر کو جلدی سے دوسرے کیس کی طرف جانا پڑا کچھ یہ اپنے گھر کا ملازم چوکیدار کا باپ ادھر اس کا کزن ملازم تھا. یہ لوگ ادھر ساتھ تھے میں نے دیکھا ملازم ایک سانولی سی بچی لے کر آیا کہ یہ آپ کی پوتی ہے. میں نے اپنی گاؤں والی کزن کو دیتے ہوئے کہا کہ وہ اس کو گاؤں لے جا کر پالے اور بہو کو بتانا کہ بچی مر گئی ہے یا مردہ پیدا ہوئی ہے.

بہو کو ہوش آیا تو اس کو ایک مردہ خانے سے مری ہوئی بچی دکھا کر تسلی کروا دی. وہ بہت روئی مگر جلد اسے گھر لے آئے. اور آخر بہو نے وقت کے ساتھ صبر کر لیا.

www.novelsclubb.com

تمام گھر والے بچی کی پیدائش کا شدت سے انتظار کر رہے تھے وہ بہن کو یاد کرتے. اس کے لئے ان لوگوں نے بہت سی شاپنگ بھی کی تھی.

کزن کی بیٹی میرے میکے گاوں میں رہتی تھی جس کی وجہ سے میں اسے لفٹ کراتی تھی امداد بھی کرتی تھی. پوتی کو پالنے کے لئے اسے بڑی رقم بھی دی تھی مگر اس نے بتایا کہ

وہ سانپ کے ڈسنے سے مر گئی ہے تو میں اسے گھر بلا کر ڈانٹ رہی تھی مجھے جوش میں یاد نہ رہا کہ گھر کا کوئی فرد سن نہ لے. اتفاق سے میرے بیٹے اور بہو نے یہ باتیں سن لیں میرے لاکھ واویلا مچانے پر بھی کہ یہ سب میں نے تم لوگوں کی بھلائی کے لیے کیا ہے. تاکہ جاہیداد لوگوں کی طرف نہ جاسکے مگر سب بہت دکھی اور غصے میں تھے انہوں نے کہا کہ ہم ملازموں کو گھر سے نہیں نکالیں گے صرف انہیں جرمانہ ڈالیں گے ان کی تنخواہ آدھی دس سال تک کاٹیں گے تاکہ دوبارہ یہ ایسی غلطی نہ کریں.

اور مجھے اولڈ ہوم سزا کے طور پر بھیج دیا.

عمل نے دادی کو تسلی دی کہ وہ جلد ادھر سے آپ کو لے جائے گی کوئی گھر دیکھ لے مگر داری نے کہا کہ وہ صرف اپنے گھر ہی واپس جانا چاہتی ہے اور کہیں نہیں.

عمل یہ شرط سنکر پریشان ہو گئی کہ کیسے سب کے دل دادی کی طرف سے صاف کرے. حالانکہ اسے بھی لگتا تھا کہ دادی نے غلط کیا ہے. وہ اس سزا کی مستحق ہیں. ان کی بیٹی مرتی نہ تو شاید وہ ایسا انتہائی قدم نہ اٹھاتے.

عمل گھر واپس آئی تو اسے گھر دادی کے بغیر خالی خالی سا لگا. اس کا دل نہ لگ رہا تھا وہ جیسی بھی تھی ان کے ساتھ اسکا ایک کمرے میں بچپن سے جوانی تک کا سفر گزرا تھا. وہ ان کے کمرے میں سوتی تھی مگر ان کے پیار سے محروم رہی. کبھی بھی انہوں نے اسے پیار سے مخاطب نہ کیا. سوائے بڑے بھیا کے.

باقی گھر والے اسے پیار سے نہ بلاتے تھے مگر زلیل بھی نہ کرتے تھے.

www.novelsclubb.com

چوکیدار کے والدین جنھیں وہ اپنا سرپرست سمجھتی تھی وہ بھی ہر لمحہ اسے کوستے ہی رہتے. اگر بڑے بھیا کا پیار نہ ملتا تو وہ پیار کے لفظ سے ناآشنا ہوتی. چوکیدار اسے اپنی منگیتر کہہ کر چھیڑتا رہتا.

احسن کا باپ عمل کو بہو بنانا چاہتا تھا مگر احسن کی ماں کہتی ابھی ہمارے اتنے برے دن نہیں آئے کہ بیٹوں کو ملازمہ اور غریب لوگوں میں بیاہ کر انہیں اپنے سمدھی بنا لیں. اس کا بیک گراؤنڈ بھی دیکھا جاتا ہے صرف خوبصورتی نہیں.

احسن نے عمل کو زور دیا کہ وہ اس کے ساتھ کورٹ میرج کر لے. اس کام میں اس کے پاپا بھی راضی ہیں. بعد میں ماما خود ہی مان جائیں گی مگر عمل نہ مانی. اس نے کہا کہ وہ اس گھر کے اسٹور روم میں ہی زندگی بتادے گی وہی اس کے اپنے ہیں.

www.novelsclubb.com

احسن کی ماں اپنے بڑے بیٹے کے لئے رشتہ تلاش کر رہی تھی جس کی شادی کو تین سال گزر چکے تھے اور اس کی بیوی بانجھ تھی جو ڈاکٹر تھی اور طلاق نہ لینا چاہتی تھی

مگر اسے دوسری شادی کی بھی اجازت دے دی تھی. خود وہ امریکہ والدین کے ساتھ رہنا چاہتی تھی.

احسن نے درزن کی فیملی کو بمشکل ماں کو منا کر گھر کھانے پر بلایا کہ انہوں نے مشکل وقت میں اسکا ساتھ دیا.

احسن نے انہیں گھر سے پک کرنا تھا مگر عین وقت پر اس کی سخت طبیعت خراب ہو گئی اور اس نے بڑے بھائی کو ریکویسٹ کی کہ وہ ان لوگوں کو جا کر لے آہیں. وہ خود آجانا چاہتے تھے مگر احسن نہ مانا.

احسن کے باپ نے بڑے بیٹے کو لانے کا بولا تو وہ منہ بناتا چابی اٹھا کر چل پڑا.

احسن نے اسے لوکیشن سنڈ کر دی.

www.novelsclubb.com

احسن کے بھائی کے بیوی کے ساتھ جھگڑے چل رہے تھے وہ اپنی ڈاکٹری کی اعلیٰ ڈگریوں پر بہت غرور کرتی تھی. ہر وقت اسے کمتر جانتی جو بی اے تک پڑھا ہوا تھا.

پھر دو سال بچہ نہ ہونے پر اسے تعنے طشنے دیتی رہتی. شوہر نے کہا کہ ہو سکتا ہے نقص تم میں ہی ہو اور مجھے کہتی ہو اس نے تکبر سے کہا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا. پھر اس نے چیلنج کے طور پر اپنا اور شوہر کا ٹیسٹ کروایا تو نقص اس میں نکلا. وہ شرمندگی مٹانے کے لیے اس سے الگ ہو کر رہنے لگی اور بولی میں اپنے آپ کو خود پال سکتی ہوں امیر باپ کی بیٹی ہوں. شوہر کے بغیر بھی گزارہ کر سکتی ہوں جلد ہی تم سے خلع لے لوں گی اور میں تمہیں چیلنج کرتی ہوں کہ تم دوسری شادی کروا گر کوئی دیتا ہے تو اور مجھ جیسی کبھی نہیں ملے گی. یہ تو میرے فادر نے دوستی کی مروت میں تم سے شادی کروادی ورنہ تم میرے لائق نہ تھے.

گھر والے بہو کے رویے سے عاجز تھے جو ان سے بھی اکھڑی اکھڑی رہتی تھی.

www.novelsclubb.com

احسن کے والدین نے پاکستان آکر دوسری شادی پر منالیا اور اس کے لیے لڑکیاں دیکھنے لگے. مگر ان کے حلقہ احباب میں سب اس کی احسن سے کم تعلیم اور شادی شدہ ہونے پر اس کے اوپر احسن کو ترجیح دیتے تھے. اور اگر کچھ راضی بھی ہوتے تو

پہلی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرتے. مگر مسئلہ یہ تھا کہ وہ لوگ خود بھی اس سے عاجز تھے. اگر وہ خود اسے طلاق دیتے تو انہیں کافی بڑا حق مہر ادا کرنا پڑتا جو خود طلاق دینے کی صورت میں ادا کرنا ہوتا. اگر وہ خود طلاق لیتی تو وہ ادا کرنے سے بچ جاتے. اس نے جوش میں آکر دوسری شادی کی اجازت بھی تحریری طور پر دے دی تھی.

اب دوسری شادی کرنا کوئی مسئلہ نہ تھا.

احسن کے بھائی نے تنگ آکر ماں کو اصرار کیا تھا کہ اب وہ اونچے گھرانے کی لڑکی سے شادی نہیں کرے گا کوئی کم پڑھی غریب اور کم خوبصورت لڑکی سے شادی کرے گا.

خود وہ گورا چٹا اور خوبصورت تھا. تب ہی اس کی پہلی بیوی دیکھتے ہی فدا ہو کر ہاں کر بیٹھی تھی مگر بعد میں دوستوں کے احساس دلانے پر پچھتا رہی تھی کہ اسے بھی اپنی طرح کسی قابل ڈاکٹر سے شادی کرنی چاہیے تھی جس کو سوسائٹی میں اپنے حلقہ احباب میں ملاتے ہوئے سبکی محسوس نہ ہوتی.

www.novelsclubb.com

دوستوں نے کہا تم میں کیا کمی تھی تم امیر ،خوبصورت اور اعلیٰ تعلیم یافتہ تھی تم اس کی خوبصورتی پر مر مٹی. تمھیں تو کوئی بھی امیر ،خوبصورت اور اعلی تعلیم یافتہ اپنا کر فخر محسوس کرتا. وہ دنیا کی باتوں میں آ کر اچھے شوہر کی ناقدر بن بیٹھی.

جب درزن کی فیملی ان کے گھر سے دعوت کھا کر رخصت ہوئے تو احسن کے بھائی نے درزن کی بیٹی سے شادی پر اصرار کرنے لگا. احسن نے سنا تو بہت خوش ہوا جو اب اس فیملی سے انسیت رکھتا تھا.

ماں کو ماننا پڑا. جب رشتہ لے کر گئے تو درزن کے شوہر نے کہا کہ ہمارا اور آپ کا کوئی میل نہیں. ہم جانتے ہیں کہ کوئی بھی ہمارے جیسا خاندان آپ لوگوں کے گھر رشتہ کرنا خوش نصیبی سمجھے گا مگر آپ کا آنا سر آنکھوں پر مگر ہم اپنی بیٹی کو ساری زندگی کے لئے احساس کمتری میں نہیں ڈالنا چاہتے. وہ اپنے جیسے لوگوں میں شادی کر کے زہنی طور پر پر سکون رہے گی کیونکہ ہم نے اپنے بچوں کی تربیت قناعت پسندی پر قائم رہنے کی کی ہے. اس لئے معزرت چاہتے ہیں.

www.novelsclubb.com

احسن کے والد نے ان کے خیالات کو بہت سراہا اور کہا احسن نے ہیرے جیسے لوگوں سے روابط رکھے ہیں. اب ہم دوبارہ سوالی بن کر جاہیں گے اور منا کر دم لیں گے .انہیں مطمئن کر دیں گے.

احسن کے منانے سے وہ لوگ مان گئے اور سادگی سے شادی پر راضی ہو گئے.

عمل نے اس شادی میں درزن کی فیملی کا بہت ساتھ دیا اور اسے شاپنگ، پارلر تک سب عمل نے کیا.اس کی چوائس بھی اچھی تھی.

احسن کی ماں کی بے اختیار تعریف نکل جاتی. عمل کے ڈریس بھی اچھے تھے بہت پیاری لگ رہی تھی وہ لڑکی والوں کی طرف سے شامل ہو رہی تھی.اب وہ بڑے بھیا اور ان کی فیملی سے سلام کے علاوہ فالتو بات نہ کرتی.

شادی پر ان کا خاص خیال رکھ رہی تھی.

www.novelsclubb.com

احسن کا بھائی شادی کر کے بہت خوش تھا وہ اسے شمالی علاقہ جات کی سیر کو بھی لے کر گیا تھا.

احسن کے گھر والے اس بہو کی خدمتوں سے بہت خوش تھے جو صبح اٹھ کر سب کے لئے ناشتہ بناتی. ملازموں کے ساتھ ملکر سب کاموں کی نگرانی کرتی. اچھے مزیدار کھانے بناتی. اور اچھے لباس زیب تن کرنے سے اسکا سانولا روپ پر کشش لگتا تھا.

ایک دن احسن کی ماں کی فرینڈز اس کے گھر مدعو تھیں. وہ سب کے لیے چائے کا انتظام کر رہی تھی. سب چیزیں گھر میں بنا کر داد پا رہی تھی.

احسن کی ماں دل میں خوش ہو رہی تھی. مگر اسے اس کی تعلیم کی وجہ سے دل میں شرمندگی سی محسوس ہوتی تھی کیونکہ نہ وہ لیب ٹاپ یوز کرتی نہ اسے موبائل یوز کرتے دیکھا تھا. احسن کے بھائی نے اسے مہنگا موبائل بھی گفٹ کیا تھا.

اتفاق سے عمل کسی دفتری فائل کو لینے احسن کے باپ کے کہنے پر ادھر آئی تھی.

درزن کی بیٹی ارم اسے دیکھ کر کھل گئی اور زبردستی چائے کے لئے بٹھا لیا. احسن کا

بھائی واش روم میں تھا فاہل اس کے پاس تھی. مجبوراً عمل کو ارم کی بات ماننی پڑی.
اور احسن کے بھائی کا انتظار کرنے کرسی پر خاموشی سے بیٹھ گئ.

اتنے میں ارم چائے پکڑا رہی تھی کہ اس کی ساس کی سہیلی لیب ٹاپ کھولے بیٹھی تھی کوئی مسئلہ لگا تو اس نے ارم کو مخاطب کر کے ہیلپ مانگی.

احسن کی ماں شرم سے پہلو بدلنے لگی.

جب ارم نے لیب ٹاپ کو گود میں رکھ کر اس کو کچھ بتانے لگی تو وہ امپریس ہونے لگی. ارم کا شوہر بھی تولیے سے سر صاف کرتا باہر آ چکا تھا جب ارم لیب ٹاپ کھولے اس ماڈرن لیڈی کو بڑے اعتماد سے سمجھا رہی تھی. جب ماڈرن لیڈی نے اس کی تعلیم پوچھی تو اس نے ایم بی اے اور بی ایڈ بھی بتا کر سب کو حیران کر دیا. اس کا شوہر اور ساس بھی دنگ رہ گئے کیونکہ وہ سمجھے تھے کہ یہ چند کلاسیں پڑھی ہو گی مگر وہ اس کی انگلش بولنے پر انگلش میں جواب دے رہی تھی.

www.novelsclubb.com

ارم سے ایک فرینڈ نے پوچھا تمھارا انگلش بولنے کا سٹائل بہت زبردست ہے.

کہاں سے سیکھا.

ارم نے عمل کو دیکھ کر بتایا کہ وہ سامنے میری محسن میری ٹیچر بیٹھی ہوئی ہیں. میں ایک غریب گھر سے تعلق رکھتی ہوں مجھے پڑھنے کا شوق تھا. میں 8 کلاس میں تھی اور عمل آپی سیکنڈ ایر میں. یہ میری والدہ کے پاس کپڑے سلوانے دادی کے آتی تھیں. میرا شوق دیکھتے ہوئے انہوں نے مجھے دادی سے سو سو بہانے کر کے مجھے وقت دے کر نہ صرف پڑھایا بلکہ خرچہ بھی برداشت کیا. ایک بار انہوں نے اپنا گولڈ کا لاکٹ بھی سیل کر کے میری فیس ادا کی. تعلیم دینے کے علاوہ انہوں نے کبھی ہم سب سے نہ کبھی فالتو بات کی نہ کبھی احسان جتایا. یہ میری محسن ہیں. ارم کی ساس کی سب فرینڈز عمل سے متاثر نظر آنے لگیں. مگر عمل جلدی سے احسن کے بھائی سے بولی مجھے فاہل دیں دیر ہو رہی ہے چاے بھی نہیں پی اور فاہل لے کر تیزی سے چل پڑی.

www.novelsclubb.com

گاڑی میں بیٹھ کر سوچنے لگی کہ احسن اسے پسند آیا تھا مگر وہ اسے پا نہیں سکتی. کاش وہ غریب ہوتا.

چوکیدار کی بیوی رو رہی تھی اور اس وقت کو کوس رہی تھی جب اس نے لالچ کر کے اپنی بیٹی کے ساتھ دادی کی پوتی کو بدل دیا. کہ چلو ہم ان کے ملازم ہیں اور ہمارے آنکھوں کے سامنے وہ شہزادی بن کر پلے گی اور ان کی بیٹی کو گاوں بھجوا دیں گے. ان کی بیٹی سانولی تھی جبکہ عمل گوری چٹی تھی. عمل کو گاوں بھجوا دیا گیا اور اپنی کمزور سی عمل سے بیس دن بڑی لڑکی کو سامنے پیش کر دیا. عمل کی دادی نے جب مریل سی سانولی سی بچی دیکھی تو سمجھی کہ شاید اپنے باپ پر اسکار نگ چلا گیا ہے. کیونکہ اسکا رنگ سانولا تھا.

www.novelsclubb.com

گاوں سے دادی نے اپنی رشتہ دار کو بہو کی ہیلپ کے لیے بلایا تھا اس کے حوالے بچی کر کے پالنے کے لیے گاوں بھیج دیا. اور موٹی رقم بھی ساتھ دی. وہ گاوں لے کر

چل پڑی اور چوکیدار بھی اسی گاؤں کا تھا. یہ لوگ بہانے سے اسے دیکھ آتے. اور مل لیتے.

عمل کو رشتے دار کبھی خود پالتے رہے اور جب تین سال کی ہوئی تو دادی کے پوتوں کو بہت اچھی لگی. پھر بڑے بھیا نے اسے ضد کر کے پاس رکھوالیا.

ادھر چوکیدار کے والدین بیٹے کو کہتے تیری اس سے شادی کریں گے وہ بڑا ہو کر

ادھر چوکیدار بھرتی ہو گیا اسکا باپ ڈرائیور تھا.

عمل کو دادی اپنی خدمتوں میں لگائی رکھتی. وہ نہ جانتی تھی کہ وہ اس کی پوتی ہے.

عمل کو بتایا گیا کہ وہ کوڑے کے ڈھیر پر سے ملی تھی. ان کو لالچ کی بری سزا ملی. ایک تو بیٹی بھی سدا دور رہی. پھر اسے اپنی بیٹی کہہ کر پیار بھی نہ کر سکے. اور اب وہ مر گئی.

عمل کو بھی بہو نہ بنا سکے نہ اس پر حکمرانی کر سکے. سارا پلان فیل ہو گیا اور سزا کے طور پر تنخواہ بھی آدھی ملنے لگی. اگر چھوڑ کر جاتے تو جیل کاٹنی پڑتی. اگر عمل کا سچ بتاتے تو جیل لازمی جاتے. بری طرح پھنس چکے تھے.

عمل نے سوچا دادی کو کیسے گھر واپس بلائے. اس نے سوچا کہ وہ واسطے دے کر معافی دلا کر گھر لانے کی کوشش کرے. عمل جب بھی ملنے اولڈ ہاوس جاتی وہ اسے گھر واپس لے جانے پر اصرار کرتیں.

بڑے بھیا اس کے سٹور روم میں آئے اور خاموشی سے پاس پڑے اسٹول پر بیٹھ گئے.

عمل نے کہا جی کچھ کام تھا تو بلا لیتے آپ نے کیوں تکلیف کی.

بڑے بھیا دبڑبائی آنکھوں سے دیکھ کر بولے مجھے معاف کر دو ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے بولے اپنے بھیا کو معاف کر دو.

عمل غصے سے بولی آخر میرا قصور کیا تھا مجھے اپنے جرم کا بھی تو پتا چلے شور سا سنکر ماں بھی آگئی. آہستہ آہستہ سب آنے لگے. بھیا نے کہا کہ دادی نے تمھارے فون کال کا بتایا جو واقعی تم نے ہمارے خاندانی وکیل کو اپنے موبائل سے کال کی تھی کہ تم لیگلی طور پر جاہیداد کی وارث ہو کیونکہ تمھارے تمام ڈاکومنٹس پر ہمارے باپ کی وادیت درج ہے.

مگر اب دادی پر شبہ ہو رہا ہے. انہوں نے تمھارا فون بھی چیک کروایا تھا کہ انہوں نے اتفاقاً سن لیا تھا. ہم سب کو بہت دکھ ہوا اور غصہ بھی آیا. جب وکیل انکل نے بھی اس بات کی تصدیق کی.

عمل نے حیرت سے پوچھا میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہے. آپ وکیل انکل کو میرے سامنے لائیں.

بڑے بھیا بولے وہ تو میں اس سے سچ اگلوا ہی لوں گا ابھی وہ ملک سے باہر بیٹے کے علاج کے لیے گئے ہیں. عمل نے بڑے بھیا کو روتے دیکھا تو قریب آکر چپ کروا

www.novelsclubb.com

کر بولی. میں تو لاوارث ہوں حرام کی ہوں. میں نے آپ کو معاف کیا. مگر میں سچ کہتی ہوں کہ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا.

بڑے بھیا نے روتے ہوئے کہا کہ آج سے تم ہماری سگی بہن جیسی ہو. میں اب خود منت بھی کرنی پڑی تو کروں گا اور احسن سے تمھاری شادی کروا کر دم لوں گا چاہے کچھ بھی ہو اب مجھے سکون تب ہی ملے گا. بس تم مجھ سے راضی ہو جاو.

عمل نے کہا میں آپ سے کیسے ناراض رہ سکتی ہوں. وہ باہر پڑا ابڑا سا سوٹ کیس اٹھا لائے اور بولے میں نے تمھارے لیے سب سے زیادہ شاپنگ کی تھی مگر دادی کی باتوں میں آ کر دے نہ سکا اب اسے قبول کرو گی تو مجھے لگے گا کہ تم نے مجھے معاف کر دیا ہے.

www.novelsclubb.com

ان کی بیوی نے مسکرا کر سوٹ کیس اس کے آگے کیا اور اسے گلے لگا کر بولی گڑیا لے لو.

عمل نے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے مسکرا کر پکڑ کر کہا شکریہ بڑے بھیا.

اتنے میں ملازمہ ہانپتی کانپتی اندر آئی اور بولی پلیز مجھے ان لوگوں سے بچالیں.

بڑے بھیا نے کہا کہ کون ہے.

چوکیدار سامنے آیا تو وہ ڈر کر تیز تیز بولنے لگی کہ یہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے ساتھ عمل بی بی کو بدل دیا تھا جو گاوں میں دادی صاحبہ کے رشتے داروں میں لڑکی پل رہی تھی وہ ان کی بیٹی تھی. اور میں نے جب ان کی باتیں سنی تو میں بھاگی اور یہ لوگ میرے پیچھے بھاگے تاکہ میں سچ نہ بتا سکوں.

عمل دادی کے بیڈروم میں بیٹھی سوچ رہی تھی کہ کیسے پہلے وہ اس گھر میں ملازمہ کی حیثیت سے تھی اب بیٹی بن چکی ہے وہ بھی اصل والی. اب وہ سب کی لاڈلی ہے. ماں باپ لاڈ اٹھاتے نہیں تھکتے.

www.novelsclubb.com

دادی نے سارے جرم قبول کر لیے تھے کہ اس نے ہی وکیل کے ساتھ ملکر چکر چلایا تھا. اور پوتی بھی دادی نے گاوں بجھوادی تھی.

جب دادی کو پتا چلا کہ عمل ان کی سگی پوتی ہے تو وہ بہت خوش ہوئی اور اپنے کیے پر بہت پچھتائیں کہ انہوں نے قانون قدرت کی خلاف ورزی کی تھی کہ بیٹی کو حصہ نہ دینا پڑے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو اسے پورا کرنا فرض ہے۔ ورنہ وہ سخت گناہگار ہوں گے۔ دادی کو فالج کا اٹیک ہو گیا۔ تو عمل نے جی جان سے خدمت کی۔

احسن کے گھر والے اسے بہو بنانے کے لیے رشتہ مانگ رہے تھے احسن کی ماں نے عمل سے معافی مانگ لی تھی کہ اسے جتنا ایک غریب بہو نے سکھ دیا ہے اتنا اس امیر لڑکی سے نہ ملا۔ ادم ایک بچے کی ماں بن چکی تھی اور اپنی سوکن کو بچہ دینے کا ارادہ کیا تھا تو وہ بھی اپنے کیے پر شرمندہ تھی اس نے خوشی کا اظہار کیا اور بولی اگر تم اجازت دو اور میرا شوہر مجھے معاف کر دے تو میں تم لوگوں کے ساتھ رہ کر اس بچے کو پالنا چاہتی ہوں کوئی شوہر پر حق نہیں جتاوں گی تمھارا شکریہ کہ تم نے مجھے ماں بنا دیا

www.novelsclubb.com

چاہے سوتیلی ہی سہی. تم نے مجھے سمجھایا کہ میں خلع نہ لوں بلکہ ہم ملکر رہیں گی. اور بچے کو پالیں گی.

ارم کے کہنے پر سب نے ڈاکٹر بہو کو معاف کر دیا اور ملکر رہنے لگی. بچے پر جان دیتی.

احسن بہت خوش تھا مگر عمل نے نکاح کے بعد سال بھر کی رخصتی کی مہلت چاہی تھی کہ وہ اپنے گھر والدین اور بھائیوں اور بھابیوں اور ان کے بچوں کے ساتھ رہ کر یہ لطف لینا چاہ رہی تھی کہ وہ سب اس کے حقیقی رشتے ہیں.

دادی معافیاں مانگتی دعائیں دیتی اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھی. عمل دادی کو اولڈ ہوم سے گھر لے آئی تھی.

عمل سال بعد اس گھر سے بیٹی کی طرح رخصت ہوئی تو بہت مسرور تھی. سب بہت خوش تھے اور احسن کے پاوں زمین پر نہ ٹکتے تھے.

عمل احسن کے سنگ اپنے پچھلے تمام غم بھول چکی تھی. ملازموں کو ان کے جرم کی پاداش میں جیل ہو چکی تھی. سچ ہے جیسی کرنی ویسی بھرنی.

ختم شد.

www.novelsclubb.com